سوال

(738) محض بدگمانی کی وجہ سے تہمت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ شراب یا کوئی دوسری نشہ آور چیز استعمال کرتا ہے ، مگر کہنے والے کو اچھی طرح معلوم ہو کہ شخص مذکور ایسی حرکت کا مرتکب نہیں ہوتا بلکہ یہ محض اس کی شہرت کو نقصان پہنچانے کے لیے ایسا پروپیگنڈا کر رہا ہے ، تو اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب میں ہم کہیں گے کہ کسی مسلمان شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے خلاف اس کی عزت اور شہرت کو داغدار کرنے کے لیے تہمت لگائے ۔ ارشاد باری تعالی ہے :

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا ١٢ ... سورة الحجرات

''اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان سے کرنے سے بچو، بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور عیب نہ ٹٹولا کرو ۔''

اگر کسی انسان پر محض اپنے ذہن میں وارد ہونے والے بعض خیالات کی بنیاد پر یا کسی کمزور سے قرینہ کی بنا پر عیب ، گناہ یا فسق و فجور کے الزامات عائد کرے تو یہ ایک حرام کام ہے اور اللہ تعالی کے اس فرمان کے مطابق منع ہے ، جس میں ارشاد الہی ہے :

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ ١٢ ... سورة الحجرات

''اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان سے کرنے سے بچو ۔''

انسان کو یہ بات جان لینا چاہیے کہ وہ اپنی زبان سے جو بھی لفظ ادا کرتا ہے اسے لکھ لیا جاتا ہے ، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ١٨ ... سورة ق

’’کوئی لفظ انسان سے نہیں نکل پاتا مگر اس کو لکھنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود ہے۔‘‘

یہ تو اس صورت میں ہے جب آپ کسی دوسرے کا کلام آگے نقل کریں۔ جہاں تک آپ کے ہاں اس کلام کی قبولیت کا سوال ہے تو آپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ کسی ایسے شخص کا کلام قبول کریں جو حسد اور عداوت کی بنا پر کسی کے خلاف بول رہا ہوں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ٦ ... سورة الحجرات

’’اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔‘‘

اگر کوئی شخص آپ کے پاس کسی کے بارے میں بری بات کہے تو اگر وہ شخص آپ کے نزدیک غیر عادل ہے تو آپ تحقیق کریں، اس لے کہ بعض لوگ بلا تحقیق و بلا احتیاط بات آگے نقل کردیتے ہیں جبکہ بعض لوگوں کی کسی خاص شخص سے دشمنی ہوتی ہے وہ اس شخص کو بے عزت کرنا اور لوگوں کی نظروں سے گرانا چاہتے ہیں تاکہ لوگ اس سے بدظن ہوجائیں۔ آپ کے سوال کے جواب میں میں نے مناسب جانا کہ اس مسئلہ کی مختلف صورتوں کی طرف توجہ مبذول کروادی جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص559

محدث فتویٰ